قومی اسمبلی کے ایوان میں مولانا ایثار القاسمی شہید کا آخری خطاب

پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کیلئے شریعت بل کی منظوری ناگزیر ہے۔
ختم نبوت کا تحفظ اور اصحاب رسولؐ کا تقدس ہمارا مشن ہے۔
مشن کی تکمیل میں دھمکیاں ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔

خطبہ مسنونہ کے بعد!

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں صدر مملکت کی تقریر پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب سپیکر! صدر مملکت کا خطاب، یقیناً اس ایوان کے معزز اراکین کے لئے اور پوری قوم کے لئے نصیحت آمیز تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ صدر مملکت کے اس بیان کے مطابق جن باتوں کی طرف انہوں نے نشان دہی کی ہے ہمارے ممبران اور ہماری حکومت ترجیحی بنیادوں پر ان مسائل کی طرف توجہ کرے گی۔ صدر مملکت نے اپنے خطاب میں بہت ساری باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جس میں سب سے پہلی بات جو فرمائی ہے وہ یہ کہ حکومت ملک کو اسلامی اور فلاحی مملکت بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔

جناب سپیکر! اسلامی فلاحی مملکت پاکستان کو بنانے کے لئے اس وقت سب سے اہم چیز شریعت بل ہے

اور یہ وہ شریعت بل ہے جس شریعت بل کو سینیٹ کے اندر سابقہ دور حکومت میں متفقہ طور پر پاس کر دیا گیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے اس شریعت بل کے متعلق یہ بیانات دے کر قوم اور اسلام کے ساتھ مذاق کیا کہ یہ پوری قوم کے ناک ہاتھ، کان کاٹنے کی طرف قوانین کو لے جائے گا۔ جو کہ وحشیانہ قوانین ہیں۔ اور انہیں ان کی سزا اسی الیکشن میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مل گئی۔ کہ ان کے اس بیان پر انہیں عبرتناک شکست عوام کی طرف سے مل گئی۔

جناب سپیکر! وہی شریعت بل جب اب ہماری حکومت کے سامنے آیا تو میرے خیال میں اس شریعت بل کو سینیٹ کے متفقہ طور پر پاس کئے جانے پر اب اس ایوان قومی اسمبلی کے اندر بھی اسے بعینہٖ متفقہ طور پر پاس کر دیا جاتا کوئی ضرورت نہیں تھی کہ اس کے لئے کمیٹی بنائی جاتی۔ اسے ایک کمیٹی کے حوالے کیا جاتا۔ یعنی جس شریعت بل کو ہم نے الیکشن

کے اندر انتخابات کے اندر ایک ایشو کے طور پر استعمال کیا گیا اور اب میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ بات کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین اور ہماری حکومت یہ مت سمجھے کہ عوام نے ووٹ صنعتی انقلاب کے لئے دئے ہیں یا غریب عوام کو پانچ مرلہ، سات مرلہ پلاٹ دینے کے نعرے پر ووٹ ملا ہے بلکہ عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کو جو یہ مینڈیٹ دیا تو اس کی وجہ صرف اور صرف اسلامی نظام ہے۔ جو کہ اس ملک کا بنیادی نقطہ ہے۔

جناب سپیکر! جب شریعت بل جس طرح میں نے عرض کیا کہ سینیٹ کے اندر متفقہ طور پر پاس ہونے کے بعد پیپلز پارٹی نے اسے تنازعہ بنایا تو ہم نے ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ تو باقاعدہ جمہوری اتحاد کی طرف سے متحدہ شریعت محاذ قائم کیا گیا اور اس نے جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کیا لیکن جب وہی شریعت بل اب ہمارے سامنے آیا ہے ہماری گورنمنٹ کو چاہیئے کہ صدر مملکت کی تقریر کے مطابق شریعت بل کو من وعن نافذ کرائے۔ نہ کہ اسے سرکاری بل کا نام دیا جائے یا اس کے اندر یہ کہا جائے کہ اب اس کی مخالفت کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کی مخالفت اب بھی وہی لوگ کر رہے ہیں جو پیپلز پارٹی کے دور میں کر رہے تھے۔ پی ڈی اے میں شامل جماعتوں نے پہلے بھی شریعت بل کی مخالفت کی تھی اور اب بھی وہی شریعت بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔

> ہماری گورنمنٹ کو قطعی طور پر یہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ اس شریعت بل کے نافذ ہونے پر فرقہ واریت آئے گی۔

جناب سپیکر! اگر یہ شریعت بل آج نافذ ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ فرقہ واریت آتی ہے تو کل جب اس کے نافذ کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے تو کیا اس وقت ہمارے ذہن میں فرقہ واریت پھیلنے کا خدشہ نہیں تھا۔ یقیناً تمام کی تمام باتیں اس وقت ذہن میں تھیں لہذا میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ یہ شریعت بل متنازعہ نہیں ہے بلکہ یہ متفقہ طور پر سینیٹ کے اندر منظور کیا گیا ہے۔ لہذا اسے اس ایوان میں لاکر فوراً پاس کر دیں اور فوری طور پر نافذ کر دیا جائے تاکہ صدر مملکت کی تقریر کے مطابق ہمارا یہ ملک اسلامی اور فلاحی مملکت کہلوا سکے۔

جناب سپیکر! صدر مملکت نے اپنے خطاب کے اندر کشمیر، افغانستان اور بابری مسجد کے مسئلہ کا ذکر کیا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن ان مسائل کا پرامن حل بھی چاہتے ہیں تو اس کے لئے جناب سپیکر! کشمیر پر ہماری حکومت کو واضح پالیسی کا اعلان کرنا چاہیئے۔

بابری مسجد کا مسئلہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ مساجد شعائر اللہ ہیں۔ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں لیکن اب تک ہماری حکومت کی طرف سے بابری مسجد کے مسئلہ پر واضح طور پر بھارتی حکومت کا نوٹس نہیں لیا گیا۔

میرا مطالبہ ہے کہ بابری مسجد کے مسئلہ پر حکومت واضح پالیسی اختیار کرکے پورے پاکستان کے مسلمانوں کے ایمانی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس مسئلہ کو فوری حل کرائے

جناب سپیکر! صدر مملکت نے ملکی خود انحصاری کی بات کرتے ہوئے خارجہ پالیسی کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ نئی حکومت کی خارجہ پالیسی کی بنیاد آزادی، خود مختاری، امن تعاون، اور بقاء باہمی کے اصولوں پر ہوگی۔

جناب سپیکر! یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ ہماری حکومت دوسرے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کرے اس سے ہماری اقتصادی و معاشی پالیسیوں کو تقویت ملے گی مگر

جناب سپیکر! میں اس موقع کی مناسبت سے آپ کی توجہ حالیہ واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہمسایہ بعض ممالک کے ساتھ بھائی چارے کے تعلقات نہیں ہیں۔ میں اسے بھائی چارہ نہیں سمجھتا بلکہ یہ ایک ہمسایہ ملک کی براہ راست ہمارے ملک میں مداخلت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ حالیہ لاہور کے اندر ہونے والے اس وقوعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں ہمارے ہمسایہ ملک کے ڈائریکٹر جنرل جناب صادق گنجی صاحب کو قتل کیا گیا ہے یقیناً وہ بڑا ظالمانہ اور سفاکانہ اقدام تھا جس کی مذمت اخبارات میں تمام پارٹیاں تمام لوگ کر چکے ہیں۔

لیکن اس بھائی چارے اور ہماری دوستی اور ہمارے تعلق کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے ہمسایہ ملک ایران نے یہ جسارت کی ہے کہ ہمارے ملک کے اندر ایک ...... ٹیم رکھی ہوئی ہے اور ہمارے ملک اندر باقاعدہ ڈپٹی وزیر خارجہ ایک پورا وفد لے کر بیٹھا ہوا ہے اور وہ مطالبہ کر رہا ہے اس بات کا کہ جناب! ایک مذہبی تنظیم جس کے ساتھ میرا تعلق ہے یعنی انجمن سپاہ صحابہؓ کہ اس پر پابندی عائد کی جائے۔ اور ہماری حکومت خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے اور یہاں تک کہ اس وقوعہ کے بعد اس قتل کے الزام میں انجمن سپاہ صحابہؓ کو ملوث کیا جا رہا ہے۔ آئی جی پنجاب نے پریس کانفرنس کرکے ملک کے اندر فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہوئے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اس قتل کے ساتھ انجمن سپاہ صحابہؓ کا تعلق ہے لیکن ابھی تک یہ بات بھی واضح نہ ہو سکی کہ جن لوگوں نے قتل کیا ہے ان کا یہ انفرادی عمل ہے یا جماعتی عمل ہے تو پھر آپ کو کیا ضرورت تھی کہ آئی جی پنجاب یہ بیان دیتا کہ ایک مذہبی جماعت اس میں ملوث ہے۔

جناب سپیکر! پھر اس کے بعد ہمسایہ ملک کی مداخلت کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ ہمسایہ ملک کے اس وفد نے جب ایف آئی آر درج ہونے لگی یہ مطالبہ کیا کہ ایف آئی آر میں پہلے قاتل کا نام میاں محمد نواز شریف درج کیا جائے دوسرا نام محمد ایثار القاسمی کا درج کیا جائے۔ تیسرا نام ...... پھر ساری رات انتظامیہ کی ان کے ساتھ لڑائی ہوتی رہی۔

جناب سپیکر! یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش اس لئے ہو رہی ہے کہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، جو کہ پی ڈی اے کے اندر شامل ہے اور اس سارے کیس کو اٹھا رہی ہے اور ایران کے ایماء پہ اس ملک کو فرقہ واریت میں جھونک رہی ہے

اور شریعت بل کی مخالفت بھی صرف اور صرف وہی تنظیم کر رہی ہے اور کوئی جماعت شریعت بل کی مخالفت نہیں کر رہی تو جناب سپیکر! ان ناموں کو ایف آئی آر میں درج کروانے کی کوشش کی گئی۔ اور اب معلوم نہیں کہ پھر اس ایف آئی آر میں واقعۃً میرا نام درج کیا گیا ہے یا نہیں۔ اس لئے ایف آئی آر کو دبا دیا گیا ہے۔ اور ہمیں مطالبے پر بھی وہ ایف آئی آر نہیں ملی ۔۔۔ تو

جناب سپیکر! خارجہ پالیسی میں ہمیں اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ یقیناً اچھے تعلقات رکھنا چاہئیں لیکن اچھے تعلقات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمسایہ ملک ہماری دوستی، اخوت، محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے معاملات میں براہ راست مداخلت کرے اور اب

جناب سپیکر! اب تک وہ ایرانی وفد ڈپٹی وزیر خارجہ کی قیادت میں ہمارے پاکستان میں موجود ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اس کیس کو خصوصی عدالت میں چند روز میں نمٹا کر اس قتل کا فیصلہ نہیں سنا دیا جاتا۔

جناب سپیکر! ابھی تک تو یہ بات بھی واضح نہ ہو سکی کہ وہ قاتل اصلی ہیں یا نقلی ہیں انہیں گرفتار کر کے ایک ڈرامہ رچایا گیا ہے۔ اگر ان کے کہنے کے مطابق قاتلوں کی نشاندہی ہوتی تو پہلے قاتل میاں نواز شریف صاحب ہیں اور اگر میاں نواز شریف کو اس قتل میں ملوث نہیں کیا گیا تو ان کے کہنے کے مطابق پھر ہمیں ملوث کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مقامی انتظامیہ صوبائی گورنمنٹ اس قتل کے اول محرکات سے پردہ پوشی کرتے ہوئے اس کو غلط طرف لے جا کر اس کی ذمہ داری ہمارے اوپر ڈالنا چاہتی ہے اور ایرانی گورنمنٹ جو براہ راست ہمارے معاملات میں مداخلت کر رہی ہے اور اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ایران کے انقلاب کے بعد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ذریعے کوشش کی گئی کہ اس ملک میں بھی ایرانی انقلاب کو لایا جائے۔ انجمن سپاہ صحابہؓ نے اس ایرانی انقلاب کا راستہ روکا۔

یہ ہمارا ملک ہے اس ملک کا نظام اپنے عوام کے ہاتھوں میں اور اپنی حکومت کے ہاتھوں میں ہے کسی ہمسایہ ملک کو یہ جرات نہیں ہے کہ وہ اپنا انقلاب یا اپنی پالیسیاں ہمارے ملک کے اندر ٹھونسنے کی کوشش کرے

جناب سپیکر! میں آپ سے گذارش کروں گا اور آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ کہ ایران کی اس براہ راست مداخلت کو بند کرایا جائے اور صادق گنجی کے قتل پر ہم نے بھی مذمت کی ہے پوری قوم نے مذمت کی ہے اور ہم نے دوستی کا حق اتنا ادا کیا کہ پرائم منسٹر آف پاکستان۔ پریزیڈنٹ آف پاکستان۔ چیف منسٹر آف پنجاب اور گورنر آف پنجاب بہ تمام کے تمام حضرات اس کے جنازہ میں شریک ہوئے اور گورنر صاحب کو ساتھ بھیجا ان کے احترام کے پیش نظر، لیکن اس کا صلہ ہمیں یہ دیا کہ ہمارے ملک کے معاملات میں مداخلت کی گئی لہذا حکومت ان کی براہ راست مداخلت بند کرائے اور اس قتل کی صحیح تفتیش کر کے اصل قاتلوں کی طرف تفتیش کا رخ موڑا جائے اور ہمیں اس قتل میں ملوث نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے ایک اور بات عرض کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی بے حسی کا اندازہ آپ کیجئے کہ پرسوں مجھے آئی جی صاحب کی طرف سے اپنے مقامی پولیس افسر کے ذریعے یہ اطلاع پہنچی کہ جناب! ایرانی کمانڈوز آپ کو قتل کرنے کے لئے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں لہذا آپ کو اگر کسی فورس کی ضرورت ہے تو آپ ہم سے لیں ورنہ آپ اپنی خود حفاظت کریں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری کوئی سرحد نہیں ہے جس کا جی چاہے ہمارے ملک میں داخل ہو جائے وہ ایرانی کمانڈوز کیوں داخل ہوئے ؟ داخل ہوئے تو پتہ چل گیا، انہیں داخل ہونے کیوں دیا گیا ؟

جناب سپیکر! یہ بات بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس بات (قتل کی دھمکی) سے آزردہ نہیں ہوں۔ ہم پاکستان کے اندر اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس چاہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ چاہتے ہیں اور اہل سنت والجماعت کے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا مشن ہے ہم ان شاء اللہ العزیز پر امن طریقے سے اپنے مشن کو پورا کریں گے۔ لیکن یہ کہ قتل کی دھمکیاں اور یہ کہ ایرانی کمانڈوز قتل کرنے کے لئے داخل ہوئے ہیں ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں ؟

(قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ سے حاصل کردہ کیسٹ سے منقول)

خطبات و مواعظ جمعہ مولف۔ مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی۔ جس میں سال کے ہر جمعہ کی مناسبت سے تفصیلی تقریر ہے کل ۶۰ تقاریر ہیں جو سینکڑوں کتابوں اور رجسٹریوں وغیرہ کا خلاصہ ہے جمعہ کے دن صرف دس پندرہ منٹ کے مطالعہ کے بعد خطیب بآسانی جمعہ پڑھا سکتا ہے صفحات ۵۸۲۔ قیمت مجلد ۱۲۰ روپے۔ ادارہ صدیقیہ انزد حسین ڈی سلوا گارڈن ولیسٹ نشتر روڈ کراچی ۳۱